ہر قسم کی کتب دینیہ و تصانیف علماء دیوبند بکفایت ملنے کا پتہ:- مولوی سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند

وتعز من تشاء وتذل من تشاء

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ مسمی بہ

# قصائد قاسمی

سنہ ۱۳۶۰ھ

از افاضات

حضرت مولنا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

جس کو

مالکان کتب خانہ رشیدیہ دہلی نے

اپنے

کتب خانہ رشیدیہ دہلی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# قصیدۂ بہاریہ در نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نہ ہووے نغمہ سرا کس طرح سے بلبلِ زار
کہ آئی ہے نئے سر سے چمن چمن میں بہار

ہر ایک کو حسبِ لیاقت بہار دیتی ہے
کسی کو برگ کسی کو گل اور کسی کو بار

کیا ہے بھیج کے سیلِ آب چاہ کو معزول
بجائے بادِ صبا بوئے گل ہے کارگذار

کریں ہیں مرغِ چمن سارے مشقِ موسیقی
کہ گاتے ہیں اُنہیں اس سال شکرِ حق میں ملا

بہارِ گل کی خبر سن کے چھڑکے ہے پانی
سحاب سبزۂ پژمردہ پر کہ ہو ہوشیار

پھریں ہیں کھیلتے آبِ روان و بادِ صبا
کھلیں ہیں غنچے ہنسیں ہیں گل اور خوش ہے ہزار

خوشی سے مرغِ چمن ناچ ناچ گاتے ہیں
کفِ ورق سے بجاتے ہیں تالیاں اشجار

اُچھلتے ہیں کہیں دیکھ اک طرف کو فوارے
کہیں ہیں کودتے اونچے سے آبِ پر اثمار

چمن کو دیکھ کے پھولا پھلا ہوا قمری
کرے ہے سرو پہ تسبیحِ حق پکار پکار

ہوا ہے چرخ کا سب اب کے صرف بارشِ آب
زمین سے اُسے ہووے گی حاجتِ امطار

چمن میں کثرتِ گل سے رہی نہ گنجائش
پھرے ہے چار طرف بوئے گل خدائی خوار

عجب نہیں جو جمیں آب تیغ سے پھر سر
کہ نام آب ہی نشو و نما کو ہے درکار

سمجھ کے تخم بشر کیا عجب جو مردوں کو
قوائے نامیہ دیں اب کی بار برگ و بار

یقیں ہے اب کے تر و تازگی کے باعث سے
بغیر آگ کے پکنا ہو کشت کا دشوار

جو بوئیں ہاتھ سے اپنے ہے زاہدان خشک
تو نکلے شجرۂ طوبےٰ زدانہ ہائے شمار

شرار دانۂ بارود کو لگیں ہیں پھول
عموم فیض بہاری سے آگ ہے گلزار

یہ فیض عام ہے سر پہ ہرن کے شاخیں ہیں
بدن پہ شیر کے گُل اور دُم میں سیہ کے خار

بجھائی ہے دل آتش کی بھی طپش یارب
کرم میں آب کو دشمن سے بھی نہیں انکار

بساط سبز مشجر بنا ہے صحن چمن
پڑا جو سطح پہ سبزہ کے سایۂ اشجار

ہوا کو غنچۂ دل بستہ کی ہے دلجوئی
اِدھر ہے آب تلک شاخ و برگ سب پہ نثار

کرے ہے سبزۂ نوخاستہ پہ گل سایہ
اُڑھاتی آب رواں کی ہیں چادریں انہار

یہ قدر خاک سے ہیں باغ باغ وہ عاشق
کبھی رہے تھا سدا جن کے دل کے بیچ غبار

نہ ہووے رشک سے لالہ کے دل پہ کب تک داغ
کہ گل ہے سوختہ جاں تھی جو شمع آتشبار

نہ ہووے دنگ کوئی کب تلک کہ لالہ و گل
نکالیں سبز شجر سبزہ سرخ گل سے عذار

جلائے گر کہیں ہم شکل شاخ شمع کو بھی
دھوئیں بکھیرے آتش کے دم میں باد بہار

یہ ربط ہے گُل و بو میں اگر جدا ہو بو
تو جان کھونے کو ہو اپنی گل وہیں تیار

لگائے منہ بھی نہ گلدم خدا کی قدرت ہے
اور اُس کی دم سے لگا یوں پھرے گل بے خار

چنور سنہری بنائے ہیں ہر شجر کے لئے
شعاع کی یہ و خور میں لگا کے چرخ نے تار

سمجھ کے غنچۂ لالہ کرے ہے گل ورنہ
نسیم تیز کو کچھ شمع سے نہیں پیکار

جو شکل شاخ بنا کر کے شمع کچھ مانگے
تو منصب شجر طور ہی دلائے بہار

یہ سبزہ زار کا رتبہ ہے شجرۂ موسےٰ
بنا ہے خاص تجلی کا مطلع انوار

اسی لئے چمنستاں میں رنگ مہندی نے
کیا ظہور ورق ہائے سبز میں ناچار

ہنود کو ہے گماں دیکھکر یہ اعجوبے
کہ اب کے لیں ہیں جنم سبزہ زار میں اوتار

نزاکت چمنستاں بیان کیا کیجے
کہ صنع حق کے تئیں دیکھ عقل ہے بیکار

نہ شاخ گل کے تئیں تاب بار شبنم ہے
نہ کوئی لمحہ ہے شبنم کو دھوپ ہی کی سہار

ہوا کی ایک ٹھسک سے ہے چور چور حباب
رگڑ سے آب کی ڈھانگیں ہیں آب جو کی فگار

پڑے پھپولے حبابوں کی نرمئی تن سے
بندھا جو بوندوں کا کثرت سے تن پہ اُن کی تار

گرا دیا ہے تلے گل نے بار سایہ کو
کہ رنگ و بو کا اٹھانا بھی تھا اُسے دشوار

نہ ہو کہاں تئیں آب رواں کا پتلا حال
خراش سبزہ بپا سر پہ سایۂ گل بار

پچھاڑ کھا کے گرے ہے چمن میں چادر آب
ہوا ہے کثرت لغزش سے آب بھی ناچار

کمر پہ بار گراں بوئے گل تلے پھسلن
نہ لڑکھڑائے کہاں تک ہوا دم رفتار

جو گر پڑے تو اُٹھا جا نہ سایۂ گل سے
نہ تھم سکے جو پھسل جائے موجۂ جو بار

کہاں زمین کہاں یاسمین و لالہ و ورد
فلک بھی گرد ہوا دیکھ کر چمن کی بہار

زمیں سے چرخ ہے ہر طرح اب کے شرمندہ
زمیں میں گڑ جا اگر چرخ کی بسے کچھ پار

دکھائے چرخ اگر اپنے چاند و سورج کو
مقابلہ پہ ہر ایک حوض باغ ہو تیار

کئے ہیں آب کے زمین نے جواب بارش ہیں
بجائے بوندوں کے فوارے اسطرف تیار

پہونچ سکے شجر طور کو کہیں طوبےٰ
مقام یار کو کب پہنچے مسکن اغیار

زمین و چرخ میں ہو کیوں نہ فرق چرخ و زمین
یہ سب کا بار اٹھائے وہ سب کے سر پہ بار

کرے ہے ذرۂ کوئے محمدی سے خجل
فلک کے شمس و قمر کو زمین لیل و نہار

فلک پہ عیسیٰ و ادریس ہیں تو خیر سہی　　زمیں پہ جلوہ نما ہیں محمدؐ مختار

فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانی احمدؐ　　زمیں پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار

نثار کیا کروں مفلس ہوں نام پر اُسکے　　فلک سے عقد ثریا لوں دے اگر وہ اُدھار

ثنا کر اُس کی فقط قاسم اور سب کو چھوڑ　　کہاں کا سبزہ کہاں کا چمن کہاں کی بہار

ثنا کر اُس کی اگر حق سے کچھ لیا چاہے　　تو اُس سے کہہ اگر اللہ سے ہے کچھ درکار

الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اُس کی　　کہ جس پہ ایسا تیری ذات خاص کا ہو پیار

جو تو اُسے نہ بناتا تو سارے عالم کو　　نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار

کہاں وہ رتبہ کہاں عقل نارسا اپنی　　کہاں وہ نور خدا اور کہاں یہ دیدۂ زار

ع غ عقل ہے گل اُس کے نور کے آگے　　زباں کا منہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار

جہاں کہ جلتے ہوں پر عقل کُل کے بھی پھر کیا　　لگی ہے جان جو پہنچیں وہاں میرے افکار

مگر کرے مری روح القدس مددگاری　　تو اُس کی مدح میں ہیں بھی کروں رقم اشعار

جو جبرئیل مدد پر ہو فکر کی میرے　　تو آگے بڑھ کے کہوں اے جہان کے سردار

تو فخر کون و مکان زبدۂ زمین و زمان　　امیر لشکر پیغمبراں شہ ابرار

خدا ترا تو خدا کا حبیب اور محبوب　　خدا ہے آپ کا عاشق تم اُس کے عاشق زار

تو بوئے گُل ہے اگر مثل گُل ہیں اور نبی　　تو نور شمس گر اور انبیا ہیں شمس نہار

حیات جان ہے تو ہیں اگر وہ جان جہاں　　تو نور دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدۂ بیدار

طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی　　بجا ہے کہئے اگر تم کو مبدء الآثار

جلو میں تیرے سب آئے عدم سے تا بوجود　　قیامت آپ کی تھی دیکھئے تو اک رفتار

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں　　ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

گرفت ہو تو ترے اک بندہ ہونے میں
جو ہو سکے تو خدائی کا اِک تری انکار

بجز خدائی نہیں چھوٹا تجھ سے کوئی کمال
بغیر بندگی کیا ہے لگے جو تجھ کو عار

جو دیکھیں اتنے کمالوں پہ تیری یکتائی
رہے کسی کو نہ وحدت وجود کا انکار

یہ اجتماع کمالات کا تجھے اعجاز
دیا تھا تا نہ کریں انبیا کہیں تکرار

تو آئینہ ہے کمالات کبریائی کا
وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوۂ دیدار

پہنچ سکا ترے رتبہ تلک نہ کوئی نبی
ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار

جو انبیا ہیں وہ آگے تری نبوت کے
کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار

لگاتا ہاتھ نہ پتلے کو بوالبشر کے خدا
اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر کار

خدا کے طالب دیدار حضرت موسٰے
تمہارا لیجیے خدا آپ طالبِ دیدار

کہاں بلندی طور اور کہاں تری معراج
کہیں ہوئے ہیں زمین آسمان بھی ہموار

جمال کو ترے کب پہنچے حُسن یوسف کا
وہ دلربائے زلیخا تو شاہدِ ستار

اگر قمر میں کچھ آجائے تیرے چہرہ کا نور
تو رات دن ہو اور آگے ہو اُسکے دن شب تار

جمال ہے ترا معنے حُسن ظاہر میں
کیا ہے معجزہ سے تو نے آپ کو اظہار

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نجانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار

سوا خدا کے بھلا تجھکو کیا کوئی جانے
تو شمس نور ہے شپر نمط اولوا الابصار

سما سکے تری خلوۃ میں کب نبی و ملک
خدا غیور تو اُس کا حبیب اور اغیار

جو آئینہ میں پڑے عکس خال کا تیرے
تو رشک مہر کا ہو جائے مطلع الانوار

تمہارا خال قدم دیکھ رشک سے مہ کے
جگر پہ داغ ہے سورج کو ہے عذاب النار

نہ بن پڑا وہ جمال آپ کا سا ایک شب بھی
قمر نے گو کہ کروڑوں کئے چڑھاؤ اُتار

اگر پڑے ترے تلوے میں عکس سورج کا
تو آگے نور قدم کے ہو تیرے خال شمار

سفید دیدۂ بے نور سا ہے دیدۂ خور
بصیر ہونے کو تلوے کا تِل ہی تیرے بکار

بنا شعاعوں کی جاروب تیرے کوچہ سے مہر
کرے ہے دور اندھیرے کا روز گرد و غبار

اگر ترے رخِ روشن سے گل کو دوں تشبیہ
شعاعِ مہر کو ہو آرزوئے منصبِ خار

مربیٔ مہ و خور ذرّے تیرے کوچہ کے
معلم الملکوت آپ کا سگِ دربار

خوشا نصیب یہ نسبت کہاں نصیب مرے
تو جس قدر ہے بھلا میں برا اُسی مقدار

نہ پہنچیں گنتی میں ہرگز ترے کمالوں کی
مرے بھی عیب شہ دوسرا شہِ ابرار

قبول جرم سے امت کے تیری کیا دھوکا
عجب نہیں ہے جو شیطان بھی ہو نیکوکار

جو چھو بھی دیوے سگ کوچہ تیرا اس کے نعش
تو پھر تو خلد میں ابلیس کا بنائیں مزار

عجب نہیں تری خاطر سے تیری امت کے
گناہ ہوویں قیامت کو طاعتوں میں شمار

بکیں گے آپ کی امت کے جرم ایسے گراں
کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہ ہونگی نثار

کفیل جرم اگر آپ کی شفاعت ہو
تو قاسمی بھی طریقہ ہو صوفیوں میں شمار

ترے بھروسہ پہ رکھتا ہے غرۂ طاعت
گناہ **قاسم** برگشتہ بخت بد اطوار

گناہ کیا ہے اگرچہ گنہ کئے میں نے
تجھے شفیع کہے کون گر نہ ہوں بدکار

تمہارے حرفِ شفاعت پہ عفو ہے عاشق
اگر گناہ کو ہے خوف غصۂ قہار

یہ سن کے آپ شفیع گناہ گاراں ہیں
کئے ہیں میں نے اکھٹے گناہ کے انبار

ترے لحاظ سے اتنی تو ہو گئی تخفیف
بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار

دعا تری مرے مطلب کی ہو اگر حامی
تو بخت بد کو ملے حق کے گھر سے بھی پھٹکار

یہ ہے اجابت حق کو تری دعا کا لحاظ
قضاء مبرم و مشروط کی سنیں نہ پکار

خدا ترا تو جہاں کا ہے واجب الطاعۃ
جہاں کو تجھ سے تجھے اپنے حق سے ہے سروکار

قضا کو تیری یہ خاطر مگر تجھے وہ ہے
قضا حق سے نیاز اور نیاز کا اقرار

اگر جواب دیا بیکسوں کو تو نے بھی
تو کوئی اتنا نہیں جو کرے کچھ استفسار

کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام
کرے گا یا نبی اللہ کیا مرے پہ پکار

دکھائے دیکھئے کیا اپنا طالع بد ہیں
نگاہ لطف تری ہو نہ گر مری غمخوار

برا ہوں بد ہوں گنہگار ہوں پہ تیرا ہوں
ترا کہیں ہیں مجھے گو کہ ہوں میں نابہنجار

لگے ہے تیرے سگِ کو کو میرے نام سے عیب
پہ تیرے نام کا لگنا مجھے ہے عز و وقار

تو بہترین خلائق میں بدترین جہاں
تو سرورِ دو جہاں میں کمینہ خدمت گار

بہت دنوں سے تمنا ہے کیجیے عرض حال
اگر ہو اپنا کسی طرح تیرے در تک بار

وہ آرزوئیں جو ہیں مدتوں سے دل میں بھری
کہوں میں کھول کے دل اور نکالوں دل کا بخار

مگر جہاں ہو فلک آستاں سے بھی نیچا
وہاں ہو **قاسم** بے بال و پر کا کیونکہ گذار

نہ جبرئیل کے پر ہیں نہ ہے براق کوئی
جو اڑ کے در تئیں پہنچوں تمہارے یا ہو سوار

کشش پہ تیری لئے اپنا بار بیٹھے ہیں
تکے ہے تیری طرف کو یہ اپنا دیدۂ زار

یہ میری جان نکمی سی تھی سو اس کے بھی
پڑے ہیں چرخ و زماں پیچھے باندھ کر ہتھیار

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے **قاسم** بیکس کا کوئی حامی کار

دیا ہے حق نے تجھے سب سے مرتبہ عالی
کیا ہے سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار

جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غمخوار

لیا ہے سگ نمط ابلیس نے مرا پیچھا
ہوا ہے نفس موا سانپ سا گلے کا ہار

وہ عقل بے خرد اپنی یہ زور حرص و ہوا
اسے سوجھاؤں ہیں یا انسے آ کے ہوں دوچار

دکھائے ہے مرے دل کے لبھانے کو ہردم ہزار طرح کے دنیا، کہنہ سال سنگار
اِدھر ہجوم تمنّا اُدھر نصیبوں سے کرے ہے بخت زبوں ہر امید سے پیکار
رجاؤ خوف کی موجوں میں ہے امید کی ناؤ جو تو ہی ہاتھ لگائے تو ہووے بیڑا پار
امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھکو مرغ و مار
جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب میرے کہ میں ہوں اور سگانِ حرم کی تیرے قطار
اُڑا کے باد مری مشت خاک کو پس مرگ کرے حضور کے روضہ کے آس پاس نثار
ولے یہ رتبہ کہاں مشت خاک **قاسم** کا کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار
مگر نسیم مدینہ ہے گرد باد بنا کشاں کشاں مجھے لیجا جہاں ہے تیرا مزار
غرض نہیں مجھے اس سے بھی کچھ رہی لیکن خدا کی اور تیری الفت سے میرا سینہ فگار
لگے وہ تیر غم عشق کا میرے دل میں ہزار پارہ ہو دل خون دل میں ہوں سرشار
لگے وہ آتش عشق اپنی جان میں جس کی جلاوے چرخ ستمگر کو ایک ہے جھونکار
صدائے صور قیامت ہو اپنا اک نالہ بجائے برق ہو اپنی ہی آہ آتشبار
چھبے کچھ ایسے مرے نوک خار غم دل میں کہ چھوٹی آنکھوں کے رستہ سے ایک لہو کی فوار
یہ ناتواں ہوں غم عشق میں کہ جائے نکل ذرا بھی جان کو اوپر کا سانس نے جو سہار
تمہارے عشق میں رو رو کے ہوں نحیف اتنا کہ آنکھیں چشمۂ آبی سے ہوں درون غبار
یہ لاغری ہو کہ جان ضعیف کو دم نقل نہ ہووے ساتھ اٹھانا بدن کا کچھ دشوار
رہے ہے نہ منصب شیخ المشائخی کی طلب، نہ جی کو بھائے یہ دنیا کا کچھ بناؤ سنگار
ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جوں قمر کا جگر کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جا پار

یہ کیا ہے شور و خل اتنا سمجھ تو کچھ قاسم
نہ کچھ بڑا ترا رتبہ نہ کچھ بلند تبار

تو تھام اپنے تئیں حد سے پاؤں ہر باہر
سنبھال اپنے تئیں اور سنبھل کے کر گفتار

ادب کی جا ہے یہ چپ ہو تو اور زباں کر بند
وہ جانے چھوڑ اُسے پر نہ کر تو کچھ اصرار

دل شکستہ ضروری ہے جوش رحمت کو
گرے ہے باز کہیں جب تلک نہ دیکھے شکار

وہ آپ رحم کریں گے مگر سنیں تو سہی
شکست شیشۂ دل کی ترے کبھی جھنکار

بس اب درود پڑھ اُس پر اور اُسکی آلؑ پہ تو
جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اس کی عترت اطہار

الٰہی اُس پہ اور اس کی تمام آل پہ بھیج
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ اُن کو شمار

## قصیدۂ اردو در مدح حضرت سلطان عبد الحمید خانؒ خلد اللہ ملکہٗ

نگاہ ناز کا کس کی لگا ہے سینے تیر
کمند زلف سے کس نے کیا ہے مجھکو اسیر

خجل ہے زخم جگر پر مرے گل خنداں
فدا ہے حلقۂ گیسو پہ گردش تقدیر

وہ کون تھا کہ اشاروں میں کر گیا ٹکڑے
وہ کون تھا کہ ہزاروں میں لے گیا دل چیر

نگاہ ناز کا ہر وار اِک جگر کے پار
کمند زلف کی ہر تار میں جدا نخچیر

نہ سر میں ہوش رہا ہے نہ دل میں تاب و قرار
ادائے ناز نے کس شوخ کے کری تاثیر

وہ نور شمس سے وہ محترز کہ نور نہ ہو
اندھیری رات کی تاریکیوں سے گوشہ گیر

نگاہ شوق کے صدمہ کے داغ کا نل نام
غبار راہ ہے نور قمر دم تنویر

ستم میں ہیں وہ کرم جس پہ ہوں وہی جانے
جفا میں ہیں وہ مزے جان دیں امیر و فقیر

جو دل دُکھائے تو وہ راحتیں کہ مت پوچھو
جو منہ چھپائے تو کھل جائے راز زاہد پیر

جو مارے ہاتھ سے اپنے تو جان آجائے
رہے نہ لذت آب بقا کی کچھ توقیر

بہ ڈر ہے قتل محباں ہے رسم دیرینہ
کرے نہ وہ ستم ایجاد اور کچھ تدبیر

وہ روشنی وہ صفائی کہ حال ہو معلوم
اگر پڑے کہیں چہرہ میں عکس مہر منیر

وہ اُس کی ابروئے خمدار قتل عاشق کو
پھر ایسی جیسی شجاعان ترک کی شمشیر

لگے تو پار نکل جائے تار کی مانند
اُٹھے تو پھر یہ چمک جیسی برق کی تحریر

اُٹھائے کیوں نہ اجل ناز اُن کے ہاتھوں کے
کری نہ روس سے جب سخت جانکی جاں تاخیر

غرور روس کو تھا اپنی سخت جانی پر
یہ تیغ ترک میں نکلا اجل کا اصل خمیر

نہ اُن کو مرگ کا کھٹکا نہ اُن کو پاس حیات
نہ اُن کو خوف ہے روکے نہ شوق دامنگیر

وہ ایک کھیل سمجھتے ہیں جنگ اعدا کو
نظر میں اُن کی برابر غریب ہو کہ فقیر

ہلائیں ہاتھ تو ہل جائیں دشمنوں کے دل
جو ماریں ہاتھ تو پھر سر سے پاؤں تک دیں چیر

لگائیں تیر تو تیرِ قضا کا کام کرے
چلائیں تیغ تو ہو سر پہ آفت تقدیر

وہ آب تیغ کہ آب بقا کی بھی نہ چلی
وہ زور دست کہ پہنچائیں یہاں سے تا بسعیر

کہے ہے قوت بازو پہ زہ نہنگ اجل
کہے ہے تیغ کو حسنت برق عالمگیر

بہ رنگ رنگ رخ روس گھوڑے اُڑ جائیں
جدھر کو باگ اٹھے دشت ہو کہ کوہ شبیر

وہ تیز رو ہیں اگر اپنیوں پہ آجائیں
بنائیں برق اگر پاؤں میں پڑے زنجیر

حیات و موت برابر ہیں اُن کی آنکھوں میں
وہ آب تیغ عدو اُن کے آگے شکر و شیر

وہ جیسے ابر کرم ہیں فقیر و مسکیں پر
اُسی طرح سے ہیں طوفان قہر بہر شریر

نچھیڑیئے تو وہ خاموش مثل توپ و تفنگ
نہ جی جلاؤ تو بارود سے نظر میں حقیر

مگر جو چھیڑو تو نعروں سے دل ہلا ڈالیں
جو جی جلے تو ہر اک آگ پھر صغیر و کبیر

وہ تیغ برق صفت اُنکے ہاتھ میں جب آئے
تو جائے رعد زباں پر ہو نعرۂ تکبیر

یہاں ہو کف میں پسینہ تو پشت روس میں خون
یہ تیغ کیا ہے نئی طرح کا ہے ابر مطیر

فرار سے نہ ملی جب نجات دنیا میں
تو بھاگنے لگے روسی سوئے حصار سعیر

مدائح سپہ روم اور ذمائم روس
کہاں تلک میں کئے جاؤں صاحبو تسطیر

نہ اِن کی کوئی نہایت نہ اُن کا کچھ پایاں
کہوں وہ بات کہ پھر ہو نہ حاجت تقریر

کہے ہے عکس کہ ہے مور و سور روم و روس
اور آپ جانتے ہی ہیں کہ عکس ہو تصویر

کہاں وہ صورت پاکیزہ اور کہاں یہ نجس
کہاں وہ طائر خلد بریں کہاں خنزیر

یہاں شجاعت و ہمت وہاں یہ مکر و فریب
یہاں لباس پہ خوبی وہاں فقط تزویر

کرے مقابلہ کوئی تو ترک مثلِ شیر
جو بیکس آئے تو ہیں پرورش میں مثلِ شیر

نہ دشمنوں کا حسد کچھ نہ دوستوں کا رشک
نہ اِن کی کوئی تمنا نہ اُن سے کچھ دلگیر

جو آرزو ہے تو یہ ہے کہ سر پہ ہو سلطان
وہ بادشاہ ہو یہ اُس کے آگے حکم پذیر

وہ کون قیصر عالی گہر کرم گستر
وہ کون حضرت **عبدالحمید خان** خبیر

نہ کوئی اُس کی برابر نہ کوئی ہم پلّہ
نہ کوئی اُس کا مقابل نہ اُس کا کوئی نظیر

کرم میں ابر کرم دین میں ہے حامیٔ دین
مقابلوں میں دلاور مصاحبوں میں مشیر

سخاوتوں میں وہ دریا شجاعتوں میں شیر
معاملات میں عاقل محاربوں میں بصیر

زمانہ اُس کا موافق جہان اُس کا مطیع
اُدھر تو بخت معاون اُدھر خدائے بصیر

جہاں پہ اُس کی عنایت خدا پہ اُسکی نگاہ
فلک پہ اُس کے مراتب زمیں پہ اُسکا سریر

عنایتوں میں برابر سب اپنے بیگانے
رعایتوں میں مساوی فقیر ہو کہ امیر

سخا و مہر و وفا و دعا و صبر و رضا
یہ کاروبار ہے وہ انتظام اور تدبیر

فلک پہ اُس کے لئے مہر و مہ ہے نور افشاں
تو ہے زمین پہ **عبدالکریم** عالمگیر

کہاں وہ نور نظر جو نظر کے کام آئے
کہاں وہ ہمت ہمت فزائے بے تقصیر

لگائے ہاتھ وہ گر اپنی تیغ براں کا
تو تن سے جان الگ ہووے عقل سے تدبیر

نہ سر میں ہوش رہے اور نہ دل میں تاب وقرار
نہ رخ پہ رنگ رہے نے لب میں طاقت تقریر

نہ دوستوں کی ضرورت نہ دشمنوں کا خوف
نہ اُن سے کوئی تغافل نہ اُن کی کچھ توقیر

جو پی کے آب بقا سخت جان ہو کوئی
تو اُس کی آب سپر کے سوا نہیں تدبیر

اُسی کی ہمتِ مردانہ تھی کہ سرویہ کو
ذرا سی دیر میں پھر ہٹ کے کرلیا تسخیر

وہ شاہ اور یہ سپہ دار اُس پہ اُس کا عزم
میں اس سے زیادہ کہوں کیا کہ روس کے تقدیر

کرے ہے قاسم مسکیں دعا پہ ختم کلام
مدد پہ اُس کی ہمیشہ رہے خدائے قدیر

## قصیدہ فارسی در مدح حضرت سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ

فگن فگن برخ گل شتاب برقع نور
کہ گرد ظلمت شب بہ زروئے پاکش دور

بکش بکش برخ سبزہ زود چادر آب
کہ خاک ریزی بیجا ست باد را دستور

بمال در شب مہ عطر بو بدامن گل
کہ پر شدہ است ببیں جام مہ ببادۂ نور

صبا بہ غنچہ بگو چشم بر کشا و مترس
کہ رفت مرکب باد خزاں زگلشن دور

نسیم صبح چمن خیز و رقص مستی کن
کہ باز آمدہ آں روزگار عیش و سرور

لباس سبزہ برآراست خاک برتن خویش
بدلق ابر بپوشید چہرہ چرخ غیور

صبا سپرد ببوئے گل آں ہواداری
بکار گردشدہ نور مہر و مہ مامور

زبہر شستن دامان گل زگرد و غبار
بابر رعد زند روز نعرۂ پُرشور

بیک نواح گل و سبزہ زار میوہ و آب
بیک نواح طیور و ترانہائے طیور

مگر نہ نغمۂ بلبل رسد بخوبی گل
نہ سبزہ رنگی سبزہ نہ لذۃ انگور

بایں نزاکت و خوبی بہ بیں کہ آب رواں
بپائے بوسی گل می دود زراہ دور

بخاک سایہ زند و بباد بود اوند
زبار سایہ و گل دوش گل چو شد رنجور

چہ رنگ بوست تو گوئی بصورت و سیرت
بہ پیکرش شدہ عبد الحمید خاں مستور

لباس پیکر او حلۂ ز عالم نور
بساط سایۂ او از سواد دیدۂ حور

جدا ز سایہ او روز روشن من و تو
برنگ بخت بد اندیش چوں شب دیجور

غبار راہ نمودند نور مہر و ماہ
زمین کرد جگر پارہائے کاں ناسور

فلک بہ پشت خم آمد بہ پیش کیں حاضر
زمیں بزیر قدم سر نہادہ کیں مقدور

نگہ وش اسپ نگہ سیر او بچشم زدن
بخانہ باز رسد طی نمودہ راہ دور

تنگ تگاور او خندہ می زند بر برق
بکار مرگ زند طعنہ خنجر و ساطور

بکار او ہمہ گر سوختیم ما نغمش
ز سوز کینہ تن دشمن ست چوں تنور

عدو بسینہ نہد ہمچو دل سنانش را
اگر بہ دیدہ کشد دوست خاک راہ مرور

چو دوستان دل و جاں نذر پیش او آرند
عدو بہ پیش نہد از دماغ کبر و غرور

چو مہر طالعۂ او ہمتش چو طائر قدس
بلند ز آتش او تابشے ز جلوۂ طور

چو مہر و ماہ زر افشاں چو برق آتش زن
برائے مخلص و بر جان دشمن مغرور

بنور عدل زدود از جہان ظلمت ظلم
بہ فیض مہر سخائش جہاں شدہ معمور

بہ بندگی و عبادات بندۂ عاجز
بہ عدل و عفو و کرم نائب خدائے غفور

سپاہ او بدلیری ست چوں صف شیراں
بپا کنند بیک نعرہ شور روز نشور

بدشت سیل روانند و در بود دریا
بوقت حملہ چو موج رواں کنند عبور

چو تیر خویش ندانند باز پس گشتن
چو دست خویش ندانند در جهاد قصور

چو پشت روس ز بیمدان رو نگردانند
چو مرگ روس نسازند خون روس بزور

نه خوف مرگ بجاں نے ہراس زخم بہ تن
بوقت جنگ چو طفلاں بہ لہو خود مسرور

ز ضعف ہمت اعدا اثر جسم آوردہ
بزور دست رسانند تا ید ار ثبور

بہم کشیدہ بزنجیر روس را ترکاں
بوقت فتح نمودند حرکت مجرور

گرفت روس بزیر سرین سنان ترک
کہ تا چو نیش گریزاں زنند چوں زنبور

ز زخم نیزۂ شاں بر سرین روس بماند
لبے کشادہ شگافے چو دیدہ در سر حور

اگرچہ مور بود روس و فوج شہ تن چند
چہ باک زندہ بمالند زیر پا چوں مور

بتیغ و نیزہ و تیر و تفنگ و کثرت فوج
گماں مبر کہ شود مرد جنگ جو منصور

مناع فتح ظفر ہمت ست و بخت بلند
نہ فوج و توپ و تفنگ و خزانۂ معمور

بیار ہمت مردانہ و ار بخت بلند
بیاد آر ز کار سکندر و تیمور

ببیں بلندی بختش کہ ہمراہ اقبال
بشکل و صورۃ عبد الکریم کرد ظہور

ز بیم تیغ کفش کا دست جانستان چہ عجب
نہاں بگوشۂ تن جان روس جوید گور

بجان روس بود ہمچو آتش سوزاں
دہد بچشم محبان خویش جلوۂ نور

عدو ز دست چو آتش ز آب کشتہ و دوستاں
چو تشنہ ز آب خنک زندہ و خوش و مسرور

زند چو بند قہ بر غنیم بنشیند
بسینہ چوں دل سوزان عاشق مہجور

ببوسہ سم اسپش نمی رسد ہر چند
بجست برق ز جا ہمچو نور دیدۂ کور

بہادر یکہ بہم گر شود بہ فوج غنیم
چو دود ز آتش سوزاں شوند جملہ نفور

سخی بوقت سخا و حلیم وقت علم
بوقت صلح شکور و بوقت جنگ صبور

| | |
|---|---|
| بماند ایں سپہ چست و شاہ عالی بخت | بہم چو ماہ و نجوم و چو آفتاب و نور |
| دعائے **قاسم** دلخستہ و فقیر و حقیر | بحق شاہ و سپاہش خدا کند منظور |

# قصائد عربیہ

الحمد للہ معز الاسلام بنصرہ ✣ و مذل الکفر بقہرہ ✣ الذی اظہر دینہ علی الدین کلہ ✣ وجعل العاقبۃ للمتقین بفضلہ ✣ وارسل المرسلین صلوۃ اللہ علیہم الہادین لعبادہ الصادعین لرشادہ وختمہم بافضل خواصہ واولیائہ وخیر رسلہ وانبیائہ سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعظم وکرم فاقام الحجۃ واوضح المحجۃ وعلےٰ الہ واصحابہ الذین اماطوا اذی الکفر عن طریق الحق والیقین وازاحوا قذے الشرک عن عین الملۃ والدین **امابعد** لایخفی علی اہل الخبرۃ ان الدولۃ العلیۃ العثمانیۃ ادام اللہ عزہا ونصرہا ومکن فی الارض نہیہا وامرہا ہی الیوم عماد الدین الذی بہ بعث مسلۃ سید المرسلین وان مولانا سلطان بن السلطان الغازی **عبد الحمید خان** خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ ✣ قد جمع اللہ فیہ اشتات الفضائل التی لم یوجد فی الاواخر والاوائل فلا قرین لہ من ملوک الاسلام ولا مماثل فہو ملاذ الاسلام والمسلمین وحامی حوزۃ الدین ومعقل الغزاۃ والمجاہدین وخادم الحرمین الشریفین ومحافظ القبلتین والمتکفل لخدمۃ العتبات المتبرکۃ والمشاہدۃ المقدسۃ فلذا اصبح الخدوم من رزق السعادۃ ممن یستقبل الکعبۃ المعظمۃ وینطق بکلمتی الشہادۃ ویرجو من اللہ حسنی وزیادۃ فطاعتہ واعانتہ فرض علی کافۃ الانام من الخواص والعوام وقد بلغنا ان بعض الفجار من اہل الصرب والجبل الاسود والبلغار وکانوا من تبعہ الدولۃ العلیۃ سلکوا فی ہذا العصر سبیل العصیان واختاروا طریق البغی والطغیان بتسویل بعض المردۃ اخوان الشیاطین فی الفساد ساعین وللعہود ناکثین فندب الیہم السلطان طائفۃ من عساکرہ رجالا کالیوث الخوادر والغیوث

البوامر والسیوف البواتر فلا وصعوا اسیافہم علی عواتقہم محتسبین للجہاد ومستدبین فی ذات اللہ للاستشہاد یخطبون الجنان بصداق الارواح ویستامون الغفران بجد ود الصفاح فساروا بین انہار عمیقۃ الاغوار بعیدۃ مابین اقطار الجبال الشواہق والسیول الدواقق وکان عظیم الجیش الصندید الاکرم والقرم المفہم عبد الکریم فقاتلہم بقلب جری والف حمی وعزم زکی وبطش قوی ورای بالصواب دری حتی حمی الوطیس واستوی المروس والرئیس فلم یزل الحرب علی حالہا حتی ارسل اللہ ریاح النصر لاولیاء السلطان وادار دائرۃ السوء علی اہل الطغیان فاخذتہم السیوف من کل مصاد ومنعطف الواد وفتحت قلاعہم وصیاصیہم جزاء لکفرانہم نعمۃ السلطان ومعاصیہم فقتلوا مخذولین وانقلبوا صاغرین فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین ہذا ولما رأینا عجزنا عن نصرۃ الدولۃ العلیۃ مالاً وبدناً وقصوراً فی اداء شکرہا جناناً ولساناً التجأنا الی الدعاء اذ ہو راس مال الضعفاء وافضل ماحوتہ خفیۃ الفقراء وقد ورد فی الحدیث الشریف من اسدی الخ فنقول اللہم ادم بقاء السلطان السید الاجل جامع کلمۃ الایمان قامع اہل الزیغ والطغیان اللہم ابق للاسلام نجدتہ وللایمان صور الشرف المشارق والمغارب امرہ ونہیہ ودعوتہ اللہم افتح علی یدیہ ادنی الارض واقاصیہا وملکہ صیاصی الکفر ونواصیہا اللہم ذلل بہ معاطس الکفار وارغم بہ انوف الفجار اللہم ثبت الملک فیہ وفی عقبہ الی یوم الدین واضرب الذلۃ والمسکنۃ علی الکفرۃ الفجرۃ فانہم لایومنون حتی یروا العذاب الالیم امین بحرمتہ ونبیہ صفیہ سید المرسلین والہ واصحابہ رحماء بین المومنین الاشداء علی الکافرین وہا انا اذکر الان بعض القصائد المدحیۃ اذ ھی نوع من شکر الدولۃ العلیۃ نظمہا بعض العلماء من المدارس الاسلامیۃ امتثالاً لامر من رزق الحمیۃ الدینیۃ والغیرۃ الایمانیۃ الفاضل البارع الاوحد الکامل الامثل الامجد طراز العصر وزیر الزمن مولانا مولوی محمد فخر الحسن سلمہ اللہ تعالی وابقاہ وعلی مدارج الکمال رقاہ۔

## لمخدوم العلماء مولانا المولوی محمد قاسم فی مدح سلطان عبد الحمید خان خلد الله ملکه

| | |
|---|---|
| نفسی وما بیدی فداء لا لکم | ان مت دونکم فمن لدلالکم |
| انسیتم ایام حسن خصالکم | ایام کان حیاتنا بوصالکم |
| اذ انت دون النفس وهی بعیدة | مننا مرارا بالسرور وهنالکم |
| اذ تطلعون کل یوم کالذکا | وتراءون الطرف من اطلالکم |
| والیوم نظری مثل شوکة سمرة | وتکحل رجلکم بجر ظلالکم |
| قتلتنا قتل العدو فقل لنا | هذا دلال ام جزاء خلالکم |
| ماکنت اسلو بالوصال وقوفه | والیوم امنی طروق خیالکم |
| شوقی یسوق الیک ثم یعوقنی | عذل العواذل واحتمال ملالکم |
| صرنا کاثار الخطی او دونها | افما بلغنا منتهی امالکم |
| مافی غیر الاسی الا اننی | لااسیر سیر الظل خلف جمالکم |
| لاتسألون وقد فنیت بهجرکم | افما فرغتم بعد من ادلالکم |
| دعنا نموت تحسرا فالی متی | ادلالکم والخیر عن اقبالکم |
| مذ غبت عن عینی طالت لیلتی | ام اظلم الایام دون جمالکم |
| فسواد ظلک فاق انوارا کما | عکس الذکاء یری کدرة خالکم |
| هذا الجمال والاجمال یفوقه | عبد الحمید اظن فی تمثالکم |
| لله درکم بنی عثمان لو | هذا دلیل جمالکم وجلالکم |
| سر الکرام البیض وابن صمیمهم | وسلالة الاشراف زبدة الکم |
| شمس الضحی بحر الندی اسد الوغی | لافضل الا وهو فی افضالکم |

لو كنت منه بمسمع او منظر ۔۔۔ لعرضت یا من شاع صیت کمالکم

الناس اطوار ولكن این ما ۔۔۔ بجمالکم وجلالکم ونوالکم

قد غرّ طاغوت النصارى حلمکم ۔۔۔ ومکارم الاخلاق دون نزالکم

لولاه ما طمع النصارى فیکم ۔۔۔ فاروا بسالتکم وحد نصالکم

فسیندمون ولات حین ندامة ۔۔۔ اذ قد تبدی ناجذا اهوالکم

ربما سبقتم موتهم فلوانهم ۔۔۔ ما توافما یغنی من استقبالکم

الخیل خیلکم اعزت وما استوى ۔۔۔ نقع اثارتها الى اذیالکم

فاتت عقول جنودهم فرسانکم ۔۔۔ فوت المحال عقولکم ومثالکم

طارت الیهم خیلکم فعقولهم ۔۔۔ طارت کمثل لمام من افضالکم

قد اوقدوا نار الوغى حتى اذا ۔۔۔ حمی الوطیس ولاح برق نصالکم

بردوا کما قتلوا بها فاستدفأوا ۔۔۔ بالنار ام هانت بجنب نکالکم

لا یهربون من المنایا ان اتت ۔۔۔ واذ اتیتم ادبروا کنبالکم

لجأوا الى النیران لما عاینوا ۔۔۔ باسا شدیدا من وراء نصالکم

خذهم امیر المومنین فانهم ۔۔۔ بدأوا وقد عذروا على امهالکم

فالى متى هذا التلطف والاسى ۔۔۔ والى متى اصلاحهم بمقالکم

یا خادم الحرمین حامی ملة ۔۔۔ بیضاء فوق وجوهکم ونجالکم

قوا عزة الحرمین شر جماعة ۔۔۔ لیس المذل لهم سوى ابطالکم

قوا عزة الدین القویم واهله ۔۔۔ بالهمة العلیا کذروة حالکم

هذا اوان قیامکم بدفاعهم ۔۔۔ لازال عزتکم وعزة آلکم

الله ناصركم فبدّد جمعهم — شرّدبهم من خلفهم لقتالكم

لولا مهالك فى مهالك دونكم — من دونها اخرى وهن كذا لكم

وموانع وغلائق وعوائق — عاقت منى عرض المنى بحيالكم

لرأيتنا ونحورنا كسيوفكم — من دون نحرك عصمة لاتالكم

نعدو اليهم موجعين نقول يا — اعداء انفسكم عداة عيالكم

ان كان بغيتكم ببغيكم العلا — فوماحنا تعلى رؤس رجالكم

تعصون من طاعت منايا كولة — وتماطلون بمحلى اجالكم

هوراسكم وبه البقا ان يعتزل — فالموت ادنى من شراك نعالكم

شمس وماشمس فهل من مظلم — هاتوا بظلمة غيكم وضلالكم

اياكم وجنوده فسيوفهم — خطافة الارواح من امثالكم

يا جند عبد الكريم اميرهم — قد قطّع الانساب قطع حبالكم

ففررتم عن امهاتكم وعن — ابنائكم وعن ذوات حجالكم

فيكاد يبرى سيفه الاشكال من — اجسامكم واللون من اشكالكم

جبل اذا زاحمتم برق اذا — اجفلتم سيل لدى استقلالكم

برق وما برق فهل من دافع — لبيدك ارضكم وضمّ جبالكم

ليث وما ليث اوان قتالكم — غيث وما غيث لدى امحالكم

قسم السيوف بان قوائمها لهم — وصدورها لكم الى احفالكم

عبد الكريم ابن الكريم اب كريم — وقاتل الكرماء من اقيالكم

يا شرد السرب انتهوا خيرالكم — لاترجون صلاحكم بخيالكم

افلا ترون مصائبا ترب الردى — احللن اهوالا تحل غلا لكم

لا راس فيه حجى ولا قلب به — صبر فهل سلبا مع اموالكم

هذى دياركم فلا داع ولا — فيها مجيب دعائكم وسوالكم

قد اظلمت كوجوهكم وحظوظكم — هل سودتها ظلمة من بالكم

ام هال ليلتكم فذاك ظلامها — ام اظلمت ايامكم بفعالكم

ام ان شدوا الرحال الى لظى — فالله اخرها الشد رحالكم

كى لا تضلوا عن طريق جهنم — لضلالكم وظلام سوء مآلكم

بل اظلمت من دون ظل الله من — فى ظله نور الهدى لبسنا لكم

الله ينصره ويخذ لكم به — ويزيده فى العز من اذلالكم

## للاديب الماهر المولوى محمد ذوالفقار على
## فى
## مدح السلطان عبدالحميد خان خلد الله ملكه

يا قاسى القلب يا من لج فى عذلى — اليك عنى فانى عنك فى شغل

وكيف تعرف حال المستهام ايا — من لم تصبه سهام الاعين النجل

نام الخليون فى خفض وفى دعة — وقد ارقت بدمع سائل همل

قد صادنى عرضا روسية غنيت — لحسنها عن جمال الحلى والحلل

سفاكة وحياة العاشقين بها — فتاكة وهى مع ذا مرهم العلل

هيفاء ضامرة لعساء غادرة — بيضاء ساحرة بالغنج والكحل

كالشمس تبدى وجهارا غير خافية — وتستتر بالاستار والكلل

رنت الی بعینی جوذر رفغدا قلبی جریحا بجرح غیر مندمل
فیا بنی الاصفر التزویر شیمتکم تلقیکم جودکم فی الشر و الغیل
تولوا الیها الآن ان شئتم فلا حکم ان صبّک المبتلی الاتجری وصلی
ان لم تتب من جفاها فن عزمت علی ان استغیث بسلطان الوری البطل
عبد الحمید امان الخائفین مبید الظالمین سدید القول و العمل
کهف الانام مغیث المستضام اله الی قاصی المعالی اقرب السبل
العادل الباذل المرهوب سطوته فی الجود کالبحر بل کالعارض الهطل
غوث الوری خادم الحرمین معتصم المکروب غیث الندی یهمی بلا مطل
شهم همام امیر المومنین و سلطان السلاطین نجل السادة الاول
راس الکماة امام للغزاة و مقدام الحماة لدین اشرف الملل
غشمشم ندس قرم اخی ثقة ماض العزیمة من خمر العلی ثمل
لله جیشک ابطال النزال و من فی الکر کاللیث فی التمکین کالجبل
ابناء حرب قتال العلج بغیتهم اساد حرب لهم غاب من الاسل
الخائضون غمار الموت من طرب والقاهرون علی الاقیال و البسل
قضوا حقوق المعالی بالسلاهب والبیض القواضب و العسالة الذبل
عبد الکریم عظیم الجیش یقدمهم ثبت الجنان قوی القلب فی الجلل
النصر یقدمه والفتح یخدمه والله یحمیه من زلل و من خلل
یا آل عثمان یا فخر الکرام و یا خیر الانام لانتم منتهی املی
صید الملوک صنادید لقروم اما ثیل لسلاطین فی الاعطاء کالسبل

اجزاكم ربكم خير الجزاء عن ... الاسلام اذ قد نصرتم سيد الرسل

اغناكم الله بالنصر المبين لكم ... عن الاعانة بالانصار والخول

ولو دعوتم اولى التقوى لخدمتكم ... لباكم الكل من حاف ومنتعل

من كل مصطلم لله منتقم ... ليث الوغى غير هياب ولا وكل

سلوا سيوفكم والله ناصركم ... على الطغاة من الاوغاد والسفل

حتام حلمكم يغريهم والى ... متى سيوفكم في الجفن والخلل

تبا لقوم بغوا كفرا لنعمتكم ... فاهلكوا الوبال المكر والدخل

واصبحوا لا يرى الا مساكنهم ... بين البلاقع والغارات والطلل

للهدم ما رفعوا للحرق ما رقعوا ... للنهب ما جمعوا بالزور والنجل

للسبي ما ولدوا والحرق ما حصدوا ... للسلب ما حشدوا بالغدر والدغل

لله دركم لله دركم ... اذ قد تداركتم العطشى على عجل

سقوا كوس الردى كرها وقد شربت ... طوعاء دماءهم الاسياف بالعلل

حياكم الله ما امضى سيوفكم ... قطعتموهم وهم اكسى من البصل

يا ايها الملك الميمون طلعته ... اما ترى الروس في التزوير والحيل

وكيف دسوا وقد حثوا البغاة على ... الغدر الشنيع فجوزوا الذل بالفشل

جاء والحربكم معهم فردهم ... ظبي سيوفكم بالويل والاليل

لما راوكم تولوا مدبرين ... ومخذولين ما اكترثوا بالاهل والثقل

فالكفر في خطر والدين في ظفر ... والروس في خجل والروم في جذل

اضحى سيوفهم امسى مدافعهم ... في الغنم من عطل والحرس من محل

يا بئس ما اقتحموه من وقاحتهم ... بدعاً فيأنف منه كل ذي نبل

وقد اصبتم اذا اعرضتم انفاً ... عن قول كل سخيف الرأي مبتذل

اخزاهم الله ما اغباهم فنسوا ... قد ما هزيمتهم في الاعصر الاول

هذا واذ جربوا فيكم مجربهم ... عادوا ندامى كما قد قيل في المثل

وقد دعاني الى الانشاد مجدكم ... شعراً فلست باهل الشعر والغزل

عذراً افاضلكم والشعر بينهما ... فرق جلي واين البحر من وشل

من اين للابكم الهندي مدحكم ... لكن كفيت عن التفصيل بالجمل

ابقاكم الله في عز وفي شرف ... وفي علو وفي مجد وفي جذل

اعداءكم في حضيض الذل من خجل ... احبابكم من ذرى العلياء في قلل

هاشمي كريم سيد سند ... هاد بشير نذير سيد الرسل

## للاديب الكامل المولوي فيض الحسن

في

## مدح السلطان عبد الحميد خان خلد الله ملكه

عالي بذي الارض من وال ولا واق ... ولا طبيب ولا آس ولا راق

ولا حميم ولا جار ولا سكن ... ولا نديم ولا كاس ولا ساق

ابكي على بكاءً غير منقطع ... فلينظر الناس اجفاني وآماق

حولي كثير من الاعداء همهم ... قتلي ومالي دون الله من واق

قوم غلاظ شداد وسيط من دمهم ... شراسة وعتوا في سوء اخلاق

جفت نفوسهم قست قلوبهم ... فلا تلين بشيء من تملاق

انی اخاف علی نفسی تالبهم ۔۔۔ علی اشفق منهم کل اشفاق

فسوف اوی الی جلد اخی ثقة ۔۔۔ ذمر کمی الی لتقتال مشتاق

حامی الذمار حمی الانف ذی انف ۔۔۔ صدق الیدین طویل الباع سواق

عادٍ الی قتل قتلٍ غیر مکترث ۔۔۔ اذ تکشف الحرب بالابطال عن ساق

شاکی السلاح الی الرایات مبتدر ۔۔۔ صدق المقام الی الغایات سباق

عن ال عثمان سامی الطرف مبتسم ۔۔۔ الی الطعان شدید الباس مشتاق

قوم اذا ما غزوا فازوا ببغیتهم ۔۔۔ ولا یعودون فی شئ باخفاق

فتیان صدق اولو باس ذوو کرم ۔۔۔ لا یجلسون لدی قومٍ باطراق

هینون لینون لا یرمون فی خلق ۔۔۔ بسوءة وتراهم حسن اخلاق

بیض کرام لهم مجد و مکرمة ۔۔۔ غراء یثنی علیهم کل مسلاق

لا یرغبون اذا نالوا امنا لهم ۔۔۔ فی المال والخیل والاجمال والناق

ان سیم اصغرهم خسفا ومظلمة ۔۔۔ یغضب الی السیف فردا غیر مفتاق

لا یصبرون علی ما لا یلیق بهم ۔۔۔ وان تمالی علیهم جمع فساق

یسقون عن با فواتا طاب مورده ۔۔۔ لا یشربون بغسلین وغساق

یوفون بالعهد ان یرموا بمنقصة ۔۔۔ فلا یخاف لدیهم نقض میثاق

لا یبخلون علی من جاء یسئلهم ۔۔۔ وما لابوابهم عهد باغلاق

جادوا باموالهم جادوا بانفسهم ۔۔۔ ولا یزالون فی جود وانفاق

نثنی علیهم وما نثنی وقد کبروا ۔۔۔ عن الثناء بتبلیغ واغراق

اغرة سادة صید ذوو شرف ۔۔۔ بیض کرام بنو عیص بن اسحاق

امر جلی وشان غیر ملتبس | قبل اعتصام ببرهان ومصداق
یحولهم ملك برنيٍ تن س | من دار اعطیة مفتاح ارزاق
راس السلاطین عونین الملوك له | مجد اثیل وعزّ باسق باق
لیث اذا الدهر فی خوف ومضطرب | غیث اذا الناس فی بوس واملاق
فك الرقاب واطلاق العناة به | یری فلا زال فی فك واطلاق
یا ایها الملك الغربین انت لنا | مولی وانت مفدی کل آفاق
لله درك اذ انكرت ما نطقت | به الاعادی ولم تزلق بازلاق
باؤا بذل علی غیظ فقیل لهم | اخزاکم الله فی مصر ورستاق
کذاك یفعل من یبغی العلی وله | عرق کریم یباری کل اعراق
زان الاله بك الدنیا فما برحت | تربو وتهتز فی نور واشراق
یثنی علیك ولا تحصی مناقبكم | بذکر ما فیه من سم وتریاق
تحیی الحبیب باکرام یلیق به | تردی العدو باغراق واحراق
قلب قوی ورای صائب وید | تهوی الی السیف فی میل ومشتاق
وباس عبد الكریم الباسل لبطل | الاتی بما شاء من نفع وازهاق
لمن یوالی وما شاء من ضرر | لمن یعادی بایثاق وایباق
لا بارك الله فی قوم طغوا وبغوا | علیك ثم عتوا فی بعض افاق
بغوا علیك فخابوا اذ لقیتهم | بكل ضرب شدید الضرب مخراق
بكل ذی مصدا قصتوا اخی صدق | اذا دعی صدقه یاتی بمصداق
یبغی البراز فیعلو غیر مکترث | بهم فیضرب منهم فوق اعناق

ويل ام من شديد العدو حيث اتى — يعدو ويزري على عمرو بن براق

جاهدتهم واتقا بالله فانهزموا — خوفا ومن قتلوا القوا باصلاق

تنهشهم اضبع فيها وتاكلهم — طير ولو اسروا بيعوا باسواق

اتينهم فتولوا حين ضار لهم — نقع السوابق حشو الانف والماق

سقيت من جاءكم منهم على ظماء — كاس الحمام جزاك الله من ساق

ويل لهم وعليهم اذا اتوا فلقوا — فارهقوا سوء ذل شر ارهاق

مات العدو مغيظا مخنقا وترى — اعداء عدوك في غيظ واخناق

انتم جدير بان تملى لكم كتب — من المديح فلا ترضوا باوراق

انا نحبك حبا لا يماثله — ولا يدانيه شيئا حب عشاق

ندعو لكم ولمن فيكم لكم ولمن — يثني عليكم ولا يثني بافلاق

هذا ونرجو لكم خيرا ونحمدكم — بذكر ما شاء منكم ملاء اشداق

## لمخدوم العلماء مولانا المولوی محمد یعقوب فی مدح السلطان عبد الحمید خان خلد الله عظمته وسلطنته

الوعظ ينفع لو بالعلم والحكم — فالسيف ابلغ وعاظ على القمم

فنفع ذاك لمن القى السماع له — ونفع هذا لمن لغى سوى الكلم

لولاه ما بلغ الدنيا لاخرها — واض كل وجود الدهر في العدم

والسيف للضيم اعدام بهيبته — كالبدر يجلو الدجى بالنور في الظلم

بهيبة الملك المنصور منتصر — سيف لشرب دم الكفار كل ضمي

اكرم به ملكا للمسلمين غدا | كهف الانام مزيل الفقر والعدم

الخان سلطاننا عبد الحميد علا | ذا الجود والفضل والاحسان والكرم

طابت مناقبه عمت فضائله | جلت مراتبه من بارء النسم

لو لم يكن معشر الاسلام نصرته | للدين ما كنتم فى الامن والسلم

لولاه لم يبق للاسلام من شرف | وصرتم الى لحم على وضم

خليفة السلف المنصور دائمة | من آل عثمان خير الناس كلهم

الناس من طينة فى الاصل واحدة | وقد رهم لعلى الاقدار فى الهمم

حرية النفس للانسان جوهرة | فقيمة المرء يعلو منه فى القيم

الهند والترك فالاسلام يشملهم | اولاه فى سبب اعلاه فى ذمم

بالاهل والمال سلطان غدا ملكا | بالعلم والحلم والافضال والشيم

بشرى لكم جاء نصر الله بغيتكم | طوبى لكم فلقد صرتم الى الامم

من كل سوء من الكفار امنكم | فى كل معترك فى كل مزدحم

طغى النصارى على ما كان يشملهم | من عدله بوجوه البر والكرم

فى ظل من يخفض العيش رافقه | كفرا وبغيا على ما كان من نعم

كانوا بمنزلة من فضله فبغوا | فضلا بهم فغدا بالسلم والسلم

لما رأى انهم ما كان يردعهم | الا بقطع رؤس او بقتل فم

ما جازاهم حيث ما دانوا الامرهم | جزاء ما فعلوا الا بمنتقم

اما ترى كيف صار البغى من خرب | عادت عليهم بسوء غير منصرم

كانوا اصم عن النصح الذى سمعوا | صوت المدافع زاد الوقر فى الصمم

اجالهم حضرت لما راوه بدا — باعين السوء لا بالاعين السقم

فما رأوا حربهم الا النكال لهم — وما راوا حالهم الا بطرف عمى

من فى لبنادق امطار الرصاص بها — بهول رعد وليسيب لنار والحمم

رجم من الفوق بالاحجار من برد — اذ صب سوط عذاب الله بالنقم

كسح لادبارهم من بعد ما هربوا — من كل غرتان طاوى العمر كل ضمى

وامطرت نارها ماء احجارتها — فجاش من بحرها ما صار بحودم

جاء السيوف اليهم بعد ما دفعت — سيب المدافع من نار بمنسجم

فكبروا الله لما كان زحفهم — فصار ابلغ زلزال لكلهم

فاصبحوا لا يرى الا مساكنهم — ولا يرى فيه غير الهدم والرمم

فالعفو عن ذنبهم من بعد ما عجزوا — يا حسن مبتدء يا حسن مختتم

بيضتم عزة الاسلام منتصرا — من كل علج عراض القوم مقتحم

عبد الكريم لقد اكرمت ملّتنا — لانت ليث اسود الله كل كمى

نشاء الغزا فى سبيل الله اطربهم — من طنين السيف او من صلصل الحمم

ان شئت جدوى فخذ ما شئت من كتب — لو شئت خسفا فلا اسمع منهم ولم

الله سلمكم الله بركم — فدام ذالكم بالنون والقلم

اصوات هائلة فى الحرب قد صدت — صوت الذباب عندى اطيب النغم

فيا ليالى خوف قد مضت وفنت — ويا صباح بخير جئت فابتسمى

بقاءهم لبقاء العالمين غدا — لولا يقوم ومنا فالهند لم يقم

حمايته لحمى الاسلام دائمة — قد ابلغوا الجدهم من غير ما سأم

دع کربلاء و بغداد و دع نجفا ۔ قد بلغوا جهدا فی خدمة الحرم

امن الحجیج بعیش رافغ معهم ۔ قاموا بجد منا اهل العلو والحکم

النصر من عند ربی دائم لکم ۔ قاموا لدفع النصاری خیر منتقم

یتم ربی نور المؤمنین و لو ۔ ترین ان یطفئوا انوارهم بفم

قم باسم ربک امنا فی کلاءته ۔ وادفع بکیدهم فی نحرهم ففم

موت الزمان حیوة العالمین بکم ۔ قضاء ربی ذا فی لا و فی نعم

الروس یخذ عکم والله خادعهم ۔ تعله بحروب یات بالصرم

لا زلت منصورة والله ناصرکم ۔ بنصره عند بدء او بمختتم

لا زال جود سماء الجود منهمرا ۔ بعاقب الامن للدنیا وللامم

لا زال حاسدک المکبوت فی کرب ۔ فی کل حین من الاحیان ملتزم

لولو نصل فیصل منا مدائحهم ۔ النطق یسعد لا اسعاد للقدم

یا نفس لا تدعی ما لیس فیک ولا ۔ تقومی بما قد قلت و اتهمی

من این للهند اعراب الغی عربا ۔ ما قلتها لیس الا غایة الندم

ان اعربت بضمیری ذاک غایتها ۔ وان اخلت بنا یا زلة القدم

یا رب صل وسلم ما بدا وغدا ۔ بالسیف نصر الهدی والدین فی الشیم

علی النبی نبی السیف هادینا ۔ بالمؤمنین رؤف سید الامم

## ایضاً للادیب الکامل المولانا ذو الفقار علی صاحب

واها لک الملک السعید ۔ کهف الوری عبد الحمید

| | | | |
|---|---|---|---|
| حامی الشریعۃ خادم | الحرمین مخدوم عمید | ماحی الشنیعۃ قاتل | الکفار ذو البطش الشدید |
| فلانت سلطان البریۃ | والملوک لک العبید | ابقاک ربک دایما | بالعز والشرف المزید |
| وعداک فی سکراتہم | او فی السلاسل مرجدید | اذ انت عون الحق غوث | الخلق والرکن الشدید |
| ولطالما فککت جیو | شک کل کفار عنید | وقتلتہم وھزمتہم | وقطعتہم حبل الورید |
| ولقد سفکت دماءھم | حتی جری بحر جدید | ھذا وسیفک قایل | لن ماء ھو ھل من مزید |
| فاقطع رؤس الروس | راس الکفر ملعون طرید | لا تکترث بجموعہم | لن یوزنن غنم بسید |
| خذھم وبدد شملہم | اذ کلہم غدر شرید | اللہ یخزیہم ویہلکہم | ویجعل کالحصید |
| تعسا لہم سحقا لہم | من کل شیطان مرید | تاللہ جیشک یا حمید | فعن المصائب لا تحید |
| ابطال حرب عندھم | یوم القتال کیوم عید | یوم الوغی قرع الاسنۃ | عندھم تقبیل عید |
| عبد الکریم امیرھم | ذو الباس والرأی الشدید | ھو للجنود اب کریم | للوغی ولد رشید |
| شہو ھمام بارع | لیث الوغی بطل مجید | فی کل معرکۃ فرید | ولکل ملحمۃ عتید |
| للضرب سیف قاطع | فی الحرب لیث اویزید | فاللہ یظہرہ علی | الکفار بالجیش النضید |
| واذا عزمت فثق بہ | فاللہ یفعل ما یرید | لا زلت فی حفظ المہیمن | ایہا المولی الوحید |
| | بنبیہ الہادی ملاذ | الخلق ذو الکرم المجید | |

# شجرۂ منظومۂ چشتیہ صابریہ

## من تصنیف سیدنا و مولانا و مرشدنا و ہادینا قطب العالم جناب حضرت مولوی محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی غرق دریائے گناہم — تو میدانی و خود ہستی گواہم

گناہ بے عدد را بار بستم — ہزاراں بار توبہ ہا شکستم

حجاب مقصدم عصیان من شد — گناہم موجب حرمان من شد

بآں رحمت کہ وقف عام کردی — جہاں را دعوت اسلام کردی

نمی دانم چرا محروم ماندم — رہین ایں چنیں مقسوم ماندم

گدا خود را تر اسلطاں چو دیدم — بدرگاہ تو اے رحمان دویدم

بحق مقتدائے عشق بازاں — رئیس و پیشوائے جاں گدازاں

امام راست بازاں شیخ عالم — ولیِ خاص صدیق معظم

شہ والا گہر امداد اللہ — کہ بہر عالم ست امداد اللہ

بحق بادشاہِ عالمِ نور — رئیس راستاں ثانے طیفورؒ

شہِ نور محمد نور مطلق — امام اولیا صدیق برحق

بآں شاہ شہیداں حاج حرمین — شہ عبد الرحیم غوث دارین

بعبد الباری شیخ طریقت — چراغ دین احمد شمع ملت

لہ طیفور نام بایزید بسطامی ۱۲

بعبد الہادی ہادی پیراں — امیر و دستگیر دستگیراں

بحق شاہ عزیز الدین اسعنے — نہنگ بحر عشق و بحر معنے

بآں غواص دریائے حقیقت — محمد مکی قطب طریقت

بہ شمس چرخ دین شاہ محمدی — کہ ہم ہادی بد و ہم بود مہدی

بحق بحر مواج معانے — محب اللہ محی الدین ثانی

بحق بوسعید فخر اقراں — جنید وقت خود شبلی دوراں

بسلطان المشائخ صدر اعلی — نظام الدین شاہ دین و دنیا

بحق صدر ایوانِ جلالت — جلال الدین شمس چرخ رفعت

بحق مجد قدوس مقدس — کہ کمتر دید چوں او چرخ اطلس

بحق سرو بستانِ سعادت — محمد جوہر کانِ سعادت

بحق سرور اہل معارف — ملاذ اہل عرفاں شیخ عارف

بحق احمد عبد الحق کہ افلاک — بہ پیش رفعتش پست ست از خاک

بحق مرکز اہل کمالات — جلال الدین شہ عالی مقامات

بشمس الدین خورشید جہانتاب — امام و قدوۂ ابدال و اقطاب

بحق بحر ذخار محبت — بحق مشعل نار محبت

بحق نور چشمان اکابر — علی احمد علاؤ الدین صابر

بحق شاہ عالی آستانہ — فرید الدین یکتائے زمانہ

بشمس الاولیاء بدر المشائخ — امام الاصفیا فخر المشائخ

جناب خواجہ قطب الدین چشتی — کہ شستہ از جہانی نقش زشتی

بحق آنکہ شاہ اولیا شد — دراو بوسہ گاہِ اولیا شد

معین الدین حسن سنجری کہ برخاک — ندیدہ چرخ چوں اومرد چالاک

فدا بر نامِ او جان و دلم باد — نثار درگہش آب و گلم باد

بآں رشکِ ملائک فخر انساں — سپہ سالار نیکاں خواجہ عثمان

بحق مستِ حق شاہِ یگانہ — شریف ژندنی فخر زمانہ

بحق خواجۂ مودود چشتی — کہ سگ را فیضِ او سازد بہشتی

بحق دُر یکتا جوہر پاک — ابو یوسف چراغ ہفت افلاک

بحق بومحمد محترم شاہ — بد در روز خورشید و بشب ماہ

بحق حاکم شہرِ ولایت — ابواحمد در بحر ولایت

بسالار طبیبان رواں ہا — ابواسحاق صیقل ساز جاں ہا

بحق شاہ والاجاہ ممشاد — علو در عشق مولا کامل اُستاد

بحق بوہبیرہ زیب عالم — گل باغ سعادت فخر آدم

بحق آنکہ دل در عشق حق بست — حذیفہ مرعشی شیر نر مست

بحق پور ادہم محو یزداں — امیر عالم ابراہیم سلطان

بحق زبدۂ نیکو نصیباں — فضیل ابن عیاض اُستاد عرفاں

بعبد الواحد ابن زید شہباز — کہ بالا شد ز کروبی بہ پرواز

بحق مقتدائے مقتدایاں — حسن بصری امام پیشوایاں

بحق شیر یزداں شاہ مرداں — در علم لدن و فیض رحماں

خلیج بحر رحمت منبع فیض — تجلّی گاہِ یزداں مطلعِ فیض

بحق آنکہ مداحش خدا شد — رسول پاک اورا رہنما شد

علی ابن ابی طالب کہ خورشید — بنور خاک پائے او درخشید

بحق آں کہ او جان جہانست — فدائے روضہ اش ہفت آسمانست

بحق آں کہ محبوبش گرفتے — برائے خویش مطلوبش گرفتے

پسندیدی ز جملہ عالم آنرا — بما بگذاشتی باقی جہاں را

گزیدی از ہمہ گلہا تو اورا — نمودی صرف او ہر رنگ و بورا

ہمہ نعمت بنام او نمودی — دو عالم را بکام او نمودی

بآں کو رحمت للعالمین ست — بدرگاہت شفیع المذنبین ست

بحق سرور عالم محمدؐ — بحق برتر عالم محمدؐ

بذاتِ پاک خود کاں اصلِ ہستی ست — ازو قائم بلندی ہا و پستی ست

ثنا را او نہ مقدور جہان ست — کہ کنہش برتر از کون و مکانست

دلم از نقش باطل پاک فرما — براہِ خود مرا چالاک فرما

بکش از اندرونم الفت غیر — بشو از من ہوائے کعبہ و دیر

درونم را بعشق خویشتن سوز — بہ تیر درد خود جان و دلم دوز

دلم را محو یاد خویش گرداں — مرا حسب مراد خویش گرداں

اگر نالائقم قدرت تو داری — کہ خار عیب از جانم براری

بخوبی زشت را مبدل نمائی — سیاہی را بہ بخشی روشنائی

گناہم را اگر دیدی نگر ہم — بعفو و فضل خود اے شاہ عالم

بحرماں ایں گدائے خستہ تا کے — دعا نشنیدن و سرگشتہ تا کے

بے بگذشت شاہانہ مرادم | بدرگاہت رسیدم سازشادم
بچشم لطف اے حکم تو برسر | بحال قاسم بیچارہ بنگر

---

مرثیہ جناب حضرت حافظ ضامن صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کہ حسب فرمائش جناب معلی القاب مولانا الحاج حکیم ضیاء الدین صاحب رامپوری مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے اُنہیں کے نام سے تصنیف فرمایا ہے لکھا جاتا ہے تاکہ اہل دل کو سوز درونی اور رنج مفارقت مخلصان مہجور کا معلوم ہووے بچشم غور اور محبت دیکھنا چاہئے کہ کیا مضمون پریشاں کو انتظام فرمایا ہے۔

## قصیدہ نظم

نہ پوچھو ہو رہے ہیں کیوں خفا ہم اسقدر جان سی | ہمیں پالا پڑا ہے اب کے غمہائے فراواں سے
کہیں سے مول لادے دل مجھے اور اے ہمدم | کہ اُٹھیگا نہیں بار غم اس قلب پریشاں سے
غبار دل کی حاجت ہے غم سالار خوباں میں | مرے سینہ کو بھردو چیر کر ریگ بیاباں سے
نگاہ چشم موج خون کو کافی نہیں ہوگا | کوئی مشفق جراحت چھان دے تیروں کے پیکاں سے
غم جاناں میں ہم کو ان دنوں رونا ضروری ہے | عداوت ہاتھ تجھکو چاہئے جیب وگریباں سے
ہجوم صدمہ جانکاہ ہر صبح ومسا اب کے | تقاضا ماتم غم کا کرے ہے جن وانساں سے
چھپا آنکھوں سے وہ نور مجسم خاک میں جاکر | کہ جس کا خال پا بہتر تھا اس مہر درخشاں سے
شہید راہ حق حافظ محمد ضامن چشتی | بنایا تھا جسے حق نے ملا کر عشق وعرفاں سے
بچھاتے تھے ملائک بال وپر پاؤں تلے جن کے | لٹائے خاک میں اُن کو عجب ہے چرخ گرداں سے
پریشاں ہوگیا دل صدمہ اول میں کیا کیجئے | بہاتا اشک کی جا لخت دل اس چشم گریاں سی
فراق یار میں کر فکر جاں کچھ لے دل ناداں | کہ اب کے برسر پرخاش غم آیا ہے ساماں سے

مدد کر صبر کچھ اب کے دلِ مضطر کے ہاتھوں سے
نظر آتا ہے غم میں ہاتھ دھو بیٹھیں گے ہم جاں سے

کشش نے عشق حق کی اُن کو علیین میں کھینچا
رہے ہے ہم سر پٹکتے ہجر میں اُن کی کہستاں سے

فراق یار میں جینا تعجب ہے ولے ہمدم
اجل سے اٹھ سکے شاید نہ ہم بار گناہاں سے

فراق یار میں ہر دم ہمارا حال ابتر ہے
مدد کرنا اجل فریاد کرتی ہیگی سب جاں سے

نہیں معلوم کیوں ہے اس قدر شوقوں کی بیتابی
وہ آئیں اپنی ویرانہ میں یہ باہر ہے امکاں سے

وصالِ یار ممکن ہی نہیں نادان جیتے جی
تو پھر بیتاب کیوں ہوتا ہے اے دل شوق یہاں سے

تسلی ہمدموں تاروں کے گننے سے نہیں ہوتی
کہ اس خورشید رو کی یاد میں ہم ہیں گے غلطاں سے

قریب یار ہم کو دفن کرنا ورنہ محشر تک
صدائے نالۂ شوق آئے گی گور غریباں سے

کروں ہوں یاد ایام گذشتہ اور نہیں کرتا
کہ حسرت کے سوا کچھ ہاتھ آئیگا نہ ارماں سے

مزے لوں شوق کے یا ذبح غم دل سے کروں یارب
نہیں ہوتے یہ دو کام ایکدن مجھ جیسے حیراں سے

دل بیتاب کے ہاتھوں سے تنگ آیا ہوں ہجراں میں
نہ چپکے ہی بنے ہے اور نہ کچھ ہوتا ہے افغاں سے

نشاط خلد میں گر یاد آجائیں کبھی ہم بھی
تو آکر دیکھنا پہنچے ہیں کس درجہ کو ہجراں سے

غم فرقت میں نہاں گذرے ہے پر کچھ بن نہیں پڑتی
تمہیں فرصت نہیں واں لذت دیدار یزداں سے

بھروسہ کس کے چھوڑا آپ نے ہم سے غریبوں کو
دیا تھا دل نہیں کچھ یاد ہے کس عہد و پیماں سے

بنے تھے یوں تو ہم روز ازل سے غم اٹھانیکو
نہ تھی پر یہ خبر ہوں گے الگ بھی تیرے داماں سے

رہیں تنہا ہم اور تم چل بسو قسمت میں یوں ہی تھا
بجز افسوس میں پڑتا نہیں کچھ اس پشیماں سے

کرے ہے تنگ شوقِ یار کیا صورت کروں یارب
کہ یہ جان حزیں ہم بزم ہو اس جان جاناں سے

نظر آئے گی یارب پھر بھی وہ صورت کبھی ہم کو
سنیں گے پھر بھی وہ آواز اُن لبہائے خنداں سے

ملیں گے پھر بھی یارب ہم یہ آنکھیں اُن کے تلووں سے
تھمنے گا بھی کبھی لوہو کا ٹپکا اپنی مژگاں سے

تو اے یاد عنایت ہائے دلبر اب تو ٹک بس کر | بہت سے رو چکے ہم حسرت و افسوس حرماں سے
ہمیں یاد آئے ہے کچھ اور یاروں کی تسلی سے | مرض بڑھنے لگا قسمت سے اپنے اور درماں سے
ہوا عالم سیاہ آنکھوں میں اپنی بے رخ جاناں | نظر آئے مہ خورشید کالے ماہ تاباں سے
اگر ہو وصل ھر کر اور علاجوں سے رہوں زندہ | تو یارب آشتی ہو جا اجل کی آب حیواں سے
اجل ہم شوق جاناں میں تجھے جاں دیں تو پھر سن لے | نہ ہو ایسا کہ پھر آنا پڑے ہم کو یہاں واں سے
بحکم اتباع شوق یار ایں ہم عاصی بھی | اگر گھسنے دے کوئی پوچھ دو شنبت کے درباں سے
کسی کا کیا گیا پر رنج فرقت کی مصیبت کو | کوئی جا کر کے ٹک پوچھے ضیاء الدین نالاں سے
ہوئی ہم سے خطا یا تھی کشش حب الٰہی کی | کوئی پوچھے سبب رحلت کا اُس سالار خوباں سے
گناہوں کے سبب گر ہم نہیں ہیں لائق صحبت | تو ہم کو بخشوا لینا تھا کچھ کہہ سن کے رحماں سے
اگر ممنوع تھا ہم سے گنہگاروں کا لے چلنا | تو تنہا اس طرح جانا بھی نازیبا ہے سلطاں سے
اگر قاصد کوئی تجھ کو وہاں تک کا ہم پہونچے | تو کہلا کر کے بھیجوں یوں ہیں اُس سالار خوباں سے
مبارک ہے تمہیں وصل خدا خلد بریں میں پر | ہمیں یوں چھوڑ کر تنہا تمہیں جانا نہ تھا یاں سے
تمہارے ہجر میں جان جہاں کچھ بن نہیں آتا | دل حسرت زدہ گھبرائے ہے سیر گلستاں سے
غم دوری میں مرنا سہل تھا پر تیرا کہلا کر | گنہ لے کر خدا کے روبرو جاؤں کس عنواں سے
دل مایوس کی کوئی نہیں صورت تسلی کی | مگر ہاں سر نکالو تم اگر گنج شہیداں سے
تمہاری بزم پر انوار جب یاد آئی ہے ہم کو | تو اک شعلہ سا اٹھے ہے ہمارے قلب سوزاں سے
نہ پوچھو گے گئے مڑ کر کے یوں ہم سے غریبوں کو | گماں کب تھا ترے فضل و کرم اور لطف احساں سے
خبر لے جلد اپنے کشتگان عشق کی شاہا | قریب مرگ پہنچے ہیں غم بے حد و پایاں سے
تمہیں مشکل نہیں اب تک بھی کچھ اپنی خبرداری | شہیدوں کی حیات اور زندگی ثابت ہے قرآں سے

نہیں تم دور ہو پوشیدہ جاں سے قتل جاں تن سے ۔ وگرنہ دور ہوتی ہے کہیں ارواح ابداں سے
ہمارے قبلہ و کعبہ تمھیں ہو دین و دنیا میں ۔ اگر تم سے پھریں حق سے پھریں اور اُسکے فرماں سے
تمہاری خاک پا اپنے لئے کحل الجواہر ہے ۔ ترے کوچہ کے ذرہ ہیں ہمیں خورشید تاباں سے
غلامی سے تری نسبت نہیں جاہ سکندر کو ۔ ترے کوچہ کی ذلت ہے زیادہ عز شاہاں سے
ترا در مطلع صبح سعادت ہم سمجھتے ہیں ۔ ترے کوچہ کو بڑھکر جانتے ہیں خلد رضواں سے
ترا سایہ ہو جس پر اُس پہ ہو اللہ کا سایہ ۔ خدا راضی ہو تو راضی ہو شاہا جس مسلماں سے
مدد کر غوث اعظم بیکسوں ہمسے غریبوں کی ۔ چھوڑائے غیر تیرے کون دست نفس و شیطاں سے
پڑا پالا مجھے شیطان سے دشمن سے جیتے جی ۔ ڈروں ہوں دے نہ ذقت مرگ وہ میری لئی جھانسے
ملاؤ من مناسب کب ہے شیطان لعین ہر دم ۔ ترے خادم کو یوں دام غرور و کبر میں پھانسے
خبر لینا ہماری اے شہ دنیا و دیں جلدی ۔ کہ ہیگا یہ سرکیں نفس اس ننگ غلاماں سے
اسیر نفس ہوں کوئی نہیں صورت رہائی کی ۔ نظر اک تیری جانب ہے فقط سب اہل دوراں سے
پکڑ نا ہاتھ میرا شمع نور احمدی جلدی ۔ کہ رہ ملتا نہیں مقصود کا ظلمات عصیاں سے
عنایت سے تری اب بھی توقع ہے مجھے شاہا ۔ کہ پہنچوں تیری خدمت کیلئے جنت میں آساں سے
خدایا ناتواں ہوں بار عصیاں اُٹھ نہیں سکتا ۔ سفر عقبیٰ کا اُس پر آلگا دنیا ویراں سے
بحق شیخ دیں حافظ محمد ضامن چشتی ۔ ضیاء الدین جائے اس جہاں سے یا رب ایماں سے

## تمت